مرے اشعار اے اقبال! کیوں پیارے نہ ہوں مجھ کو
مرے ٹوٹے ہوئے دل کے یہ درد انگیز نالے ہیں

(علامہ اقبالؒ)

اشعار میں ہوتی اک یہ بھی خوبی ہے
کہ آجاتی اس سے بات سمجھ بخوبی ہے

(سلام لاچپوری)

دل کے احساسات

حصہ سوم

عبدالسلام لاچپوری

نام کتاب ۔ دل کے احساسات ۔ حصہ سوم

تخلص ۔ سلام لاجپوری

صفحات ۔ ۱۰۰

مطبع ۔

ناشر ۔ مکتبہ سلیمانیہ، اجمیری محلّہ، لاجپور، سورت، انڈیا

ایڈیشن ۔

سن طباعت ۔

تعداد ۔

ملنے کے پتے

مکتبہ سلیمانیہ، اجمیری محلّہ، سورت

مدرسہ اسلامیہ، صوفی باغ، سورت

عبدالسلام مارویا، لندن

موبائل نمبر 07877937731

دل کے احساسات جلد سوم میں مجموعی طور پر ''۲۵۸''، اشعار موجود ہے۔

خدا کسی کام میں کسی کا محتاج نہیں ہے
سوا اس کے دنیا میں کسی کا راج نہیں ہے

کہاہے عہد الست میں ہم نے قالوا بلی
پھر سر کیوں جھکائے ہم کسی اور در پر بھلا

کون اچھا ہے کون برا کوئی نہیں جانتا
خداعلیم بذات الصدور ہے اورکوئی نہیں جانتا

کون ہے جو خطا سے پاک ہے
وہ تو صرف خدا کی ذات ہے

نام خدا عظمت والا ہے
یہ نام بڑا برکت والا ہے

رزق کا مالک اللہ ہے
بات یہی سو فیصد صحیح واللہ ہے

یہ کائنات خود سے نہیں چل رہی خدا چلا رہا ہے
کرلے جاکے اس کے در پہ سجدہ مؤذن بلا رہا ہے

دل کی دنیا میں خدا کے سوا کوئی آنے نہ پائے
یاد خدا کبھی دل سے جانے نہ پائے

تکبیر تشریق کا مفہوم کراتا یہ باور ہے
کہ خدا کی ذات ہی سپر پاور ہے

جو بھی اچھا کام کئے جا
اس سے پہلے خدا کا نام لئے جا

کار نیک سے پہلے جو خدا کا نام لیتا ہے
خدائے پاک اس کا کام بنا دیتا ہے

مل جائے مال ودولت یا کرسی وعہدہ کر قبول
بس اک التجاء ہے اپنی حقیقت اور خدا کو نہ بھول

ہے جو سنت کا راستہ
خدا تک پہنچنے کا ہے واسطہ

جب بھی موسم بہار آئے
زباں پہ ہماری ذکر سرکار آئے

ہے وہاں نام محمد جہاں نام خدا ہے
نہیں کیا خدانے اس نام کو خود سے جدا ہے

سیرت رسول کے جس پہلو پہ بھی نظر ڈالی ہے
آقا کی ہر بات نظر آئی نرالی ہے

جب بھی کرتا ہوں میں ذکر رسول
زبان کرتی ہے دل سے داد وصول

جب بھی نعت نبی سناتا ہوں
قسمت پہ اپنی مسکراتا ہوں

یہ چیز دکانوں میں نہیں ملتی خدا دیتا ہے
عزت و ذلت جسے چاہے خدا دیتا ہے

ماں کا ہونا کسی خزانے سے کم نہیں
ماں ساتھ ہو تو پھر کسی بات کا غم نہیں

ماں کی دعائیں مصیبت سے دیتی پہرہ ہے
غم میں بھی فرحت بخشتا یہ چہرہ ہے

پیدا ہوتے ہی آنکھ نے اول جو چہرہ دیکھا
وہ مری ماں تھی جسے دیتے میں نے پہرہ دیکھا

ماں جس کی زندہ ہے
بڑا خوش قسمت وہ بندہ ہے

دکھا کر کسی کو نیچا جو تو بڑا ہو جائے گا
بخدا اک دن تو بھی رسوا ہو جائے گا

آتا ہے اک دن آدمی دنیا چھوڑ جاتا ہے
ہے وہ بڑا خوش قسمت جو اچھی یادیں چھوڑ جاتا ہے

آج روز عید ہے خوشی سب کی قابل دید ہے
زیب تن کئے سب نے کپڑے جدید ہے

آج روز عید ہے لوگ کر رہے اک دوجے کی دید ہے
سال بھر رہتا سب کو اس دن کا انتظار شدید ہے

زندگی دی ہے تو جینے کا سلیقہ بھی عطا ہو
دے ایمان ایسا کہ جو نہ کبھی دل سے جدا ہو

رہنا ہے گر سکون سے تو رہنے دو دوسروں کو سکون سے
ہے یہ بات بڑے گر کی کرنا اس پہ غور سکون سے

دے رہی ہے یہ پیغام حج یاترا شھاب کی
اے نوجوان کر لے تو بھی قدر اپنے شباب کی

دور حاضر میں غریبی اک بڑا عیب ہے
قدر اسی کی ہوتی ہے بھری جس کی جیب ہے

رشتے اب لوگوں کو لگنے لگے بار ہے
کیونکہ وہ کھو چکے اپنا اعتبار ہے

کچھ لوگ ہوتے بھلے مفلس ہے
مگر ہوتے بڑے مخلص ہے

ماں باپ کا احسان کوئی اولاد چکا نہیں سکتی
نکمی ہے وہ اولاد جوان کے آگے سر جھکا نہیں سکتی

ہو چاہے طلب جاہ کی یا مال کی کرتی آدمی کو تباہ ہے
کر دیا گیا ہمیں اس مرض سے بخوبی آگاہ ہے

ہوتی جن میں اکڑ ہے
خدا کرتا پھر ان کی پکڑ ہے

کر ایسا سجدہ کہ جبیں کو بھی مزہ آئے
قبل اس کے کہ اوپر سے حکم قضا آئے

جب بھی کانوں میں مؤذن کی صدا آئے
ہو ایسا ایمان کہ مومن مسجد چلا آئے

نہ رکھ اس دور کہ آدمی سے امید وفا
یہ ہو لیتا ہے ادھر کو دکھتا ہے جدھر نفع

انسان پتہ نہیں خود کو کیا سمجھ بیٹھا ہے
خدا کو بھول کر خود کو خدا سمجھ بیٹھا ہے

ہے وہ بڑا خوش قسمت اس سر زمیں پر
رکھتا ہے جو ایمان رحمۃ للعالمین پر

بس اک بات پیش نظر رکھئے
ہر کام میں خدا کی رضا مد نظر رکھئے

خدا کبھی دے کر تو کبھی لیکر آزماتا ہے
ہے وہی قادر مطلق ہمیں یہ بات سمجھاتا ہے

جو قوم پڑھتی ہے وہ آگے بڑھتی ہے
ورنہ یاد رکھ سلام مقدر میں اس کے پستی ہے

نہ دکھا دل کسی کا ہے یہ حکم نبی کا
ہو چاہے چھوٹا یا بڑا کر احترام سبھی کا

سر کو ہم خدا کے سوا کہیں جھکنے نہیں دیتے
اور خدا سے کیا وعدہ کبھی ٹوٹنے نہیں دیتے

یاد ماضی کو ہم نے دل سے لگا رکھا ہے
اور قیمتی ہیرے کی طرح سجا رکھا ہے

دیا ہے خدا نے مال و دولت تو نہ ہونا اس پہ مغرور
ہے قرآن میں وماالحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور

کر دیا خدا نے ہمیں اس بات سے آگاہ ہے
یہ دنیا کچھ اور نہیں اک امتحان گاہ ہے

نہ لینا کبھی کسی مظلوم کی آہ ہے
یہ لیتی سیدھی عرش کی راہ ہے

شکایتیں زندگی سے اتنی ہے کہ شمار نہیں
پر کہے کس سے؟ جب کوئی دلدار نہیں

رشتوں کی اب یہاں کرتا قدر کوئی نہیں
روح بھی نکل جائے تن سے تو روتا کوئی نہیں

ماں باپ تو دنیا سے چلے جاتے ہیں ان کی یادیں دل سے نہیں جاتی
نگاہیں دھندھلی ہوجاتی ہے پر ان کی تصویر سامنے سے نہیں جاتی

غریبی بڑی بھیانک چیز ہے عزت نفس مار دیتی ہے
اس سے پناہ مانگو یہ چیز آدمی کو جیتے جی مار دیتی ہے

موبائل فائدے کی چیز ہے پر نقصان سے خالی نہیں
اس کا بے تحاشہ استعمال یہ کوئی دانائی نہیں

اک دن سب کو موت کا پیام آنا ہے
جو جہاں میں آیا اسے یہاں سے جانا ہے

دادی ہو یا دادا نانی ہو یا نانا ہے
سب کو ہی اک دن دنیا سے جانا ہے

زندگی کا سفر لگتا سب کو سہانا ہے
مگر موت کو تو چاہئے ہوتا بس اک بہانہ ہے

فانی زندگی کا بس اتنا سا تو فسانہ ہے
کہ سانسیں بند ہو اور آدمی افسانہ ہے

کرنے انسانیت کی خدمت سیاست میں آؤ
طعن و تشنیع سے نہ گھبراؤ، ہمت رکھو قدم بڑھاؤ

جو بھی دنیا میں آیا اسے اک دن جانا ہے
مال و دولت سب یہیں رہ جانا ہے

سکندر سے فاتح کی موت سے،ہم نے یہ جانا ہے
آدمی خالی ہاتھ آیا تھا اور خالی ہاتھ ہی جانا ہے

موت ہے سب کو آنی اور سب کو،ہی جانا ہے
مگر کون کب جائے گا یہ کس نے جانا ہے

ملے جو بھی مسلم کرو اسے سلام
بعد اس کے کرو اس سے کلام

اسلام دیتا مالداروں کو حکم زکات ہے
یہ عمل دیتا مال کی محبت سے آدمی کو نجات ہے

قرآن کہتا اہل ایماں سے یہ باربار ہے
کہ حکم خدا اقیموا الصلوۃ وآتوا الزکات ہے

آنکھیں ہیں نمناک خاموش دل کا جہان ہے
کہ ہو رہا آج ہم سے رخصت رمضان ہے

کرو جو بھی کار خیر ہو صرف خدا کے لئے
نہ ہو شہرت کی غرض اور نہ دکھاوے کے لئے

بڑے اہتمام سے ہم یہ کام کرتے ہیں
راہ میں ملے جو بھی مسلم اسے سلام کرتے ہیں

جدھر دیکھئے ادھر ظلم کا بول بالا ہے
ظالم نہ رہے بے خوف دیکھ رہا خداتعالی ہے

لوگ یہ سمجھنے سے ہوچکے عاری ہے
کہ عہدہ انعام نہیں بلکہ ذمہ داری ہے

کرلیجئے گناہوں سے توبہ ابھی وقت ہے
ورنہ یاد رکھئے عذاب خدا بڑا سخت ہے

آنکھیں یہ منظر دیکھ کر حیران ہے
کہ جسے بھی دیکھئے وہ پریشان ہے

دعوی دینداری کا اور دل میں بھرا تعصب ہوتا ہے
دیکھ کر یہ بات سچ میں بڑا تعجب ہوتا ہے

نام خدا کا رکھنا ہر حال میں لحاظ ہے
افسوس سستی آنے لگی اس میں آج ہے

یہ کیا کر رہے ہو؟ آدمی میں وفا ڈھونڈ رہے ہو
کونسی دنیا میں ہو؟اور کیا ڈھونڈ رہے ہو

آج جو ساتھ ہے کل خلاف بھی ہوسکتا ہے
جو راز بتایا ہے وہ فاش بھی ہوسکتا ہے

آدمی کو چاہئے بچنا ہمیشہ غرور سے
یہ صفت آدمی کو دور کر دیتی ہے رب غفور سے

ارض فلسطین سر زمین انبیاء ہے
رکھتے اس سے محبت تمام اولیاء ہے

خونی رشتوں کا خون نہ کیجئے
زندگی میں کبھی یہ بھول نہ کیجئے

کیجئے دل سے اک دوجے کو معاف
دل کو رکھئے آئینے کی طرح بالکل صاف

لالچ جب آدمی میں آ جاتی ہے
خونی رشتوں کو بھی کھا جاتی ہے

نیت جب کسی کی بری ہو جاتی ہے
حق بات سے پھر اس کو دوری ہو جاتی ہے

خدایا برائی سے ہماری حفاظت کر
بھلائی کے کاموں کی توفیق عنایت کر

بات کہنے کو بھی چاہئے ہنر ہوتا ہے
یہ سلیقہ ہو تو باتوں میں اثر ہوتا ہے

طبیعت میں ضد نہ ہو تو بات سلجھ جاتی ہے
ورنہ صحیح دوڑ بھی الجھ جاتی ہے

قربانی میں ملتا ہے گوشت اور پاتے ہم ثواب ہے
مثال اس کی دوستوں ہم خرما وہم ثواب ہے

جسے خدا عزت نہ دے وہ عزت پاتا نہیں
وہ کوئی بھی ہو کوئی گن اس کے گاتا نہیں

برے آدمی کو اچھا بھی برا ہی نظر آتا ہے
سچا آدمی بھی اسے جھوٹا ہی نظر آتا ہے

جو جیسا ہوتا ہے اسے دوسرا ویسا ہی دکھائی دیتا ہے
ظاہر ہے آئینہ میں آدمی کو اپنا ہی عکس دکھائی دیتا ہے

آئینے میں دیکھوگے گر اپنی صورت
نہیں آئے گا نظر تم کو کوئی بھی بد صورت

نعمت الٰہی انسان پر بیشمار ہے
کوئی نہیں کر سکتا اس کا شمار ہے

کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جنہیں احسان بھی راس نہیں آتے
ان سے اچھا سلوک کرو مگر برائی سے باز نہیں آتے

برا کرنے والوں کا ہوتا بھلا نہیں
جیسی کرنی ویسی بھرنی کیا سنا نہیں

دوں تجھے جواب ترکی بترکی چاہتی مری بھی طبیعت ہے
مگر ایسا کر نہیں سکتا چونکہ آڑے آجاتی مری تربیت ہے

دنیا ہو گئی اب بہت بزی ہے
ہر ہاتھ میں آ جو گئی ٹیکنالوجی ہے

والد کا چلے جانا قیامت سے کم نہیں ہوتا
یہ ایسا درد ہے جو زندگی بھر کم نہیں ہوتا

کوئی چاہے اتنا مضبوط ہوتا ہے
موت کے آگے مگر مجبور ہوتا ہے

موت سے کہاں کوئی بچا ہے
آہی جاتی وقت پہ قضا ہے

رکھتے لوگ سینے میں نفرت کی آگ ہے
اور منہ پہ کر رہے ہوتے میٹھی بات ہے

رخصت ہوتی جا رہی شرم و حیا ہے
بے شرم ہوتا جا رہا یہ جہاں ہے

اخلاق اپنے بلند اور عالی رکھ
مزاج اپنا تکبر سے خالی رکھ

رکھے یاد آقا کا یہ فرمان ہر مصلی
صلوا رایتمونی کما اصلی

ایسی سوچ نہایت چھوٹی گھٹیا اور گندی ہے
جو بات بات میں لگاتی مولوی پہ پابندی ہے

کچھ لوگ کہتے ہیں مولوی شاعر نہیں ہو سکتا
ہم نے جو دائرہ بنایا ہے اس سے باہر نہیں ہوسکتا

سنا ہے اس کے دشمن بہت ہے یقیناً آدمی اچھا ہوگا
اس میں منافقت نہیں ہوگی زبان کا سچا ہوگا

زبان کے کڑوے ضرور ہے پر منافق نہیں ہے
حق بات کو چھپانا ہماری عادت نہیں ہے

کسی کو معاف کرنا کہاں اتنا آسان ہوتا ہے
یہ عمل نکال لیتا آدمی کی جان ہوتا ہے

قسمت کا لکھا کوئی چھین نہیں سکتا
نہ ہو قسمت میں تو پھر مل نہیں سکتا

رہ گئی اب آنکھوں میں کم ہے
کہتے جسے حیا و شرم ہے

زندگی اک سفر ہے تھکا دینے والا
ہمیں تو راہ نما بھی ملا ہے دغا دینے والا

حوصلہ ہو تو سلام کیا نہیں ہوتا
مسئلہ یہ ہے کہ حوصلہ نہیں ہوتا

کون اپنا ہے یہ پہچان ضروری ہے
سب پہ بھروسہ کر لینا عادت بری ہے

کتنا خوبصورت ہمارا چمن ہے
کہ ہر طرف بس امن ہی امن ہے

جلد بازی میں نہ کوئی فیصلہ کیجئے
ہو سکے تو کسی سے مشورہ کیجئے

سر پہ موجود جس کے چھت ہوتی ہے
خدا کی بڑی نعمت ہوتی ہے

ہے مجھے بس یہی ہدایت کرنا
عزت نفس کی سدا حفاظت کرنا

مسجد کا ادب ہم نہیں کریں گے تو کون کرے گا
سنجیدگی سے اس پر اے مومن کب تو غور کرے گا

جا تجھے ترے ہمسفر کے حوالے کرتے ہیں
تو سدا خوش رہے دعا گھر والے کرتے ہیں

اک طرف خوشی ہے تو دوسری طرف غم ہے
کتنی کشمکش میں آج ہم ہے

دل سے دل کو راہ ہوتی ہے
اس کے لئے چاہیئے بس چاہ ہوتی ہے

ہو موقعہ غم کا یا خوشی کا
دیکھ لو کیا حکم ہے نبی کا

ذوق مطالعہ ہوتا جا رہا کم ہے
دیکھ کے یہ حالت ہوتا دل کو غم ہے

نماز کو کسی حال میں نہ قضا کر
جہاں ہو جس حال میں ہو ادا کر

ہو حالت غم یا حالت خوشی
کیجئے شریعت پہ عمل بخوشی

غم اور خوشی جیون کا اک حصہ ہے
شاہ و گدا سب کا اک سا قصہ ہے

اپنے جذبات کو قابو میں رکھئے
اتنی قوت تو بازو میں رکھئے

ادب علم کا پہلا زینہ ہے
کھلتا اس سے قلب و سینہ ہے

ادب سے ہی علم کی آمد ہوتی ہے
بے ادبی سے تو حاصل ندامت ہوتی ہے

بڑے جب ناراض ہوجاتے ہیں
بند علم کے ابواب ہوجاتے ہیں

بڑوں سے جب آمنا سامنا ہو
ادب کا ان کے ساتھ معاملہ ہو

اے خدا کر یہ کرم کہ یہ سعادت ہاتھ آئے
شہر نبی میں زندگی کا آخری سانس آئے

لوگ ہمارے جذبات سے کھیلتے رہے
یہ ہمارا ہی ظرف ہے کہ ہم جھیلتے رہے

زندگی میں بس غم ہی رہ گئے ہیں
ہمدرد بہت کم رہ گئے ہیں

رشتوں میں اب پہلی سی بقا نہیں ہے
ہر طرف بے وفائی ہے وفا نہیں ہے

لوگ محبت کے لفظ سے بھی ڈرنے لگے ہیں
نفرت جو اک دوسرے سے کرنے لگے ہیں

اپنوں کی بے رخی پریشان کرتی ہے
دل کو بے چین آنکھوں کو حیران کرتی ہے

زبان کا زخم بہت گہرا ہوتا ہے
اپنوں کی طرف سے ہوتو درد بھی دوہرا ہوتا ہے

دور کے ڈھول سدا سہانے لگتے ہیں
اپنا کون ہے سمجھنے میں زمانے لگتے ہیں

کسی سے آج کا وعدہ کسی سے کل کا وعدہ ہے
لوگ جھوٹ بھی بولتے کتنا سیدھا سادہ ہے

آج کا کام کل پر ٹالا نہ کرو
نفس کی ہر بات کو مانا نہ کرو

جب آدمی ضد پر اتر آتا ہے
پھر اسے صحیح غلط کہاں نظر آتا ہے

ماں باپ کے ساتھ کبھی سلوک برا مت کرنا
ان کو اپنے سے کبھی جدا مت کرنا

زندہ ہو ماں باپ تو قدر کر لینا
کوئی بات ان کی گر بری لگے تو صبر کر لینا

چاہتے ہو گر دنیا میں خوش رہنا
تو تقسیم خدا پہ راضی رہنا

چھوڑ دو نفرت اس سے کچھ حاصل نہیں ہوتا
آدمی رہتا ہے بے چین چین حاصل نہیں ہوتا

دیکھ ماں باپ کی نافرمانی نہ کر
طاقت کے نشے میں یہ نادانی نہ کر

کیا ملے گا ماں باپ کا دل توڑ کر
اک دن چلے جائیں گے وہ یہ دنیا چھوڑ کر

دل پہ لگا جو بھی زخم ہوتا ہے
وقت ہی اس کا اصلی مرہم ہوتا ہے

زخم تو آخر زخم ہوتا ہے
زخم ہو اور درد نہ ہو ایسا کم ہوتا ہے

کون جنتی ہے کون جہنمی جب نہیں معلوم
اس میں پھر بحث کیوں کرنی جب نہیں معلوم

اہل ایمان ہو چاہے کتنا ہی گنہگار
گناہ سے نفرت کیجئے گنہگار سے پیار

دنیا میں ہر کوئی چاہتا سکون ہے
مگر کہاں ملتا سب کو سکون ہے

یہ دنیا ہے جناب یہاں بس درد ملتے ہیں
ڈھونڈھنے سے بھی کہاں ہمدرد ملتے ہیں

اردو میں جب کوئی کلام کرتا ہے
سخن آگے بڑھ کر خود اسے سلام کرتا ہے

کوئی زبان کسی اک قوم کی خاطر نہیں ہوتی
وہ کسی قوم یا کسی ملک کی جاگیر نہیں ہوتی

زبان اردو پہ ہمیں بڑا ناز ہے
اس کا اک الگ ہی انداز ہے

مجھے آپ سے ہے بس یہی کہنا
جو بات کہنا ہو وہ اردو میں کہنا

قربانی کا عمل ہمیں یہ سبق سکھاتا ہے
کہ مومن ہر حال میں حکم خدا کے آگے سر جھکاتا ہے

جو آرام طلب ہوتا ہے دولت علم کھوتا ہے
جو ہوتا ہے علم کا طالب وہ رات کو دن کر دیتا ہے

جانے والے تو دنیا سے چلے جاتے ہیں
بعد والوں کو زندگی بھر کا غم دے جاتے ہیں

آتی ہے یاد رفتگاں تو آنکھیں نم ہو جاتی ہے
آنکھوں سے اوجھل ہو جانے سے کہانی کہاں ختم ہو جاتی ہے

ہے ارشاد رسول کہ عیاں کرو
مرنے والے کے محاسن بیاں کرو

شاگردوں پر اپنے انہیں خوب ناز ہے
ہے ان میں کوئی کوہ نور تو کوئی سر کا تاج ہے

نوٹ۔ یہ شعر احقر نے استاذ مرحوم حضرت مولانا محی الدین صاحب راندیری المعروف بہ قاضی ماما کے تعلق سے لکھا تھا۔

آنکھیں نم صورت پہ غم طاری ہے
کھودی آج ہم نے شخصیت بڑی پیاری ہے

آج سب مقتدی بے سہارے ہو گئے
امام ان کے خدا کو پیارے ہو گئے

یاد ان کی جب آتی ہے
سلام کی آنکھیں نم ہو جاتی ہے

سر زمین لاچپور میں وہ پیدا ہوئے
کئے کام ایسے کہ سب ان کے شیدا ہوئے

تھی تدریس میں بھی وقت کی پابندی خوب
ہوجاتے تھے وقت سے پہلے حاضر ٹھنڈ ہو یا دھوپ

دنیا سے تو چلے گئے ہو دل سے کہاں جاؤ گے
تا عمر آپ ہمیں یاد بہت آؤ گے

نوٹ۔ مذکورۂ بالا نو اشعار احقر نے استاذ مرحوم قاری عبدالحق صاحب صوفی لاجپوری کے تعلق سے تحریر کئے تھے۔

عمدہ خطابت بھی خدائی ہدیہ ہے
تقریر بھی تبلیغ کا ہی اک ذریعہ ہے

ناز تھا سلام ہمیں ان کی قربت پر
رحمت الٰہی برستی رہے ان کی تربت پر

نوٹ۔ یہ شعر احقر نے استاذ مرحوم حضرت مفتی کلیم صاحبؒ سابق استاذ الحدیث دار العلوم اشرفیہ راندیر کی وفات پر تحریر کیا تھا۔

روک ٹوک بھی ضروری ہے
بنا اس کے اصلاح ادھوری ہے

استاذ جانتا اصلاح کا طریقہ ہے
طالب کی اصلاح اس کا فریضہ ہے

واقعی یہ حضرات نگینے تھے
محبت سے سرشار ان کے سینے تھے

نوٹ۔ بندے کی ایک تصنیف ہے ''میرے محسنین،، جس میں احقر نے اپنے ان اساتذہ کا ذکر خیر کیا ہے جو وفات پا چکے ہیں، ان کے تعلق سے یہ شعر تحریر کیا تھا۔

سر پہ بڑوں کا سایہ نعمت ہوتا ہے
سلام یہ بھی خدا کی رحمت ہوتا ہے

سلام اہل عقیدت اب سے یہ کام کرے
دعا ان کے رفع درجات کی ہر صبح و شام کرے

نوٹ۔ بندے کی تصنیف ''میرے محسنین،، جس کا اوپر ذکر ہوا مکمل ہونے پر مذکورہ شعر تحریر کیا تھا۔

تھی طبیعت بڑی نفیس ذوق تھا نہایت اعلی
شفقتیں آپ کی نہ بھولیں گے ہے یہ وعدہ

نوٹ ۔احقر کے استاذ مکرم قاری یونس صاحب لمباڈا کی وفات پر یہ شعر تحریر کیا تھا۔

رکھتے سلام ہم یہی رائے ہے
سب سے عمدہ مشروب چائے ہے

چائے سے ہوتی سستی دور ہے
دیکھ اسے رخ پہ آجاتا نور ہے

آئے گر کوئی بات پسند تو دعا کیجئے گا
ہو سکے تو یہ عمل مرے لئے سدا کیجئے گا

جو یادیں تھیں دل میں رقم کردی
نہ چاہتے ہوئے بھی داستان محبت ختم کردی

باپ کی شفقت بھی ماں کی شفقت سے کچھ کم نہیں ہوتی
بات یہ ہے کہ وہ ماں کی شفقت کی طرح ظاہر اک دم نہیں ہوتی

جب تک زندہ باپ ہوتا ہے
اولاد کا پورا ہر خواب ہوتا ہے

ہے بری عادت کرنا کسی کی بد گوئی
مگر آج اس میں مبتلا ہے ہر کوئی

زندگی کے وہ دن بڑے کٹھن ہوتے ہیں
جو کاٹنے ہوتے ماں باپ کے بن ہوتے ہیں

نیک کام سے کبھی کسی کو روکا نہیں کرتے
جو نیک ہے وہ کسی سے دھوکا نہیں کرتے

غیروں کی قدر اپنوں کو نظر انداز کرتے ہیں
اک طویل عرصہ سے ہم یہی کام کرتے ہیں

اہل ایمان ہر جگہ حالات سے دوچار ہے
ہر طرف سے ان پر الزامات کی بوچھار ہے

خود کو اے مومن گناہوں سے دور کر لے
اور نامۂ اعمال کو اپنے نیکیوں سے پر کر لے

یا رب تو ہمیں نیکیوں پہ ڈالدے
اور گناہوں کی نفرت دلوں میں ڈالدے

تا عمر ہم سب سے وفا کرتے رہے
اور لوگ ہیں کہ ہم سے ہی دغا کرتے رہے

بد نظری سے خود کو بچا کے رکھ
یہ نصیحت یاد واسطے خدا کے رکھ

بڑا نازک زمانہ ہے
مشکل ہو رہا ایمان بچانا ہے

مجھے یقیں ہے اس کی یہ چال بھی بیکار جائے گی
محبت کے آگے اس کی نفرت ہار جائے گی

وہ ہمیں ہر حال میں مٹانا چاہتا ہے
فی الحال وہ پاور میں ہے یہ بتانا چاہتا ہے

نبی دیتا دین کی دعوت ہوتا ہے
نہیں رکھتا کسی کے لئے عداوت ہوتا ہے

کرلے نیک اعمال ابھی تو بخیر ہے
یاد رکھ حالات بدلتے لگتی نہیں دیر ہے

آج کئی لوگوں کا سپنا سچ ہو گیا
بفضل الٰہی ادا ان کا حج ہو گیا

ہوتا ہے جس دل میں کینہ
ایسا جینا بھی ہے کوئی جینا

کر شکر خدا جس نے دی دانائی
نہیں بنایا نابینا بخشی بینائی

جتنا ہو سکے بروز جمعہ یہ کام کر
آقائے نامدار پر پیش درود و سلام کر

تری مری سب کی اس سے یاری ہے
زندگی لگتی سب کو پیاری ہے

اتنا تو آدمی کو آنا چاہیے
طرز گفتگو ہونا شریفانہ چاہیے

غصہ میں آدمی خطا کر دیتا ہے
کوئی نہ کوئی غلطی سدا کر دیتا ہے

غصہ چھوڑ محبت کر کے دیکھ
اس نسخے پہ بھی عمل کر کے دیکھ

تھا کس کا قصور جاتے ہیں دونوں بھول
کرتے ہیں وعدہ نہ ہوگی دوبارہ ایسی بھول

بے حیائی کا بازار خوب گرم ہے
کم ہوتی جا رہی حیا و شرم ہے

اب آدمی کی نہیں پیسوں کی عزت ہوتی ہے
اسی لئے غریب سے ہر اک کو دقت ہوتی ہے

دے خدا توفیق تو یہ کام کر
پیغام شریعت کو جہاں میں عام کر

جو حضرات دین کے کام میں لگے ہیں
عقبیٰ میں ان کے مزے ہی مزے ہیں

دور حاضر میں تصویر بھی اک بلا ہے
ہر کوئی اس مرض میں مبتلا ہے

دینا ہو کسی کو عہدہ تو اس میں کمال دیکھو
نہ مال و دولت اور نہ حسن وجمال دیکھو

چلے رشتے اب ٹھیک کر لیتے ہیں
اس کی خاطر اک میٹ کر لیتے ہیں

جب بھی ہم نے اسے صدا دی ہے
اس نے نظریں ہم سے ہٹالی ہے

آئی دولت تو مغرور ہو گیا
اپنوں سے بھی بہت دور ہو گیا

ہے داستاں بڑی غمناک کہتے جسے کربلا ہے
دنیا دیتی اپنے محسنوں کو یہ کیسا صلہ ہے

کردیا حق کی خاطر حسین نے سب کچھ قربان
نہ جھکائی گردن ظالم کے آگے حق کی خاطر دیدی جان

بڑی غمناک کربلا کی داستان غم ہے
جسے پڑھ کر آنکھیں ہو جاتی نم ہے

ہر صبح ہر شام لیتی ہے
زندگی تو بھی کتنے امتحان لیتی ہے

عجب خوشیوں کا دور ہوتا ہے
باپ زندہ ہو تو جینے کا مزہ ہی اور ہوتا ہے

باپ سب سے بڑا سہارا ہوتا ہے
سوا اس کے دنیا میں کون ہمارا ہوتا ہے

باپ نہ ہو تو بہت کچھ سہنا پڑتا ہے
کبھی بھوکا تو کبھی پیاسا بھی رہنا پڑتا ہے

چھوڑ دو گے ضد تو معاملات سدھر جائیں گے
زندگی کے بقیہ دن ہنسی خوشی گذر جائیں گے

بن رہا نشانہ مسلمانوں کا مال وزر ہے
بے قصوروں کے گھروں پر چلایا جا رہا بلڈوزر ہے

ظلم کسی پہ ہو رہا ہو اچھا نہیں ہوتا
دل میں پنپ رہا غصہ اچھا نہیں ہوتا

مسلمان ہوتا نیک بخت ہے
وہ دیش کا غدار نہیں دیش بھگت ہے

مسلمان کو بچپن ہی سے یہ بتایا جاتا ہے
حب الوطن نصف الایمان سکھایا جاتا ہے

مسلمان رہا دیش کا ہمیشہ وفادار ہے
ڈاکٹر عبدالکلام دیش کے پہلے میزائل مان ہے

ہورہی ہے کوشش کے مومن کا ایمان چھین جائے
اورمومن دنیا سے ایمان کے بن جائے

کرتے ہیں ہم وہ کام جس سے شریعت نے روکا ہے
اس طرح ہم خود سے ہی کر رہے ہوتے دھوکا ہے

دعوی دینداری کا مگر دل میں بھرا تعصب ہوتا ہے
دیکھ کر یہ عمل سلام واقعی بڑا تعجب ہوتا ہے

شریعت نے کردی ہر چیز میں حد بندی ہے
سلام اس کا لحاظ نہ کرنا باعث شرمندگی ہے

بچپن کا زمانہ تھا خوشیوں کا خزانہ تھا
وقت کتنا سہانا تھا مٹھی میں اپنے زمانہ تھا

رکھتے نہیں ہیں ہم بھروسہ تارے پر
ہم بھروسہ رکھتے ہیں استخارے پر

استخارہ کا عمل آسان ہے ہارڈ نہیں ہے
ہمت رکھ ڈرنے جیسی کوئی بات نہیں ہے

استخارہ سے آتی تعلق مع اللہ میں مضبوطی ہے
اسلام کے ہر عمل میں موجود کتنی خوبصورتی ہے

نہیں ہوں زور آور کم ہمتی ہوں
مگر قسمت تو دیکھئے کہ آقا کا امتی ہوں

ملی ہے زندگی تو جینا پڑتا ہے
ہر غم کو سینے میں سینا پڑتا ہے

جب بھی کسی پہ بھروسہ کیا
اسی نے ہمارے ساتھ دھوکہ کیا

انسان کو انسان کا درد ہونا چاہیے
صحیح معنی میں انسان کا ہمدرد ہونا چاہیے

الٰہی مجھے بس تری رضا چاہیے
نہ آنی اس سے قبل قضا چاہیے

آدمی ہوں آدمی سے پیار کرتا ہوں
کھل کر اس بات کا اظہار کرتا ہوں

بہت ہو چکا ظلم ظالم کی پکڑ کر
اے خدا اب تو ہی مظلوم کی مدد کر

ظالم کی ہے چاہت غزہ کو مٹا دے
خدایا تو انہیں قدرت اپنی دکھا دے

ظالم مظلوم کو ڈرا رہا ہے
اور مظلوم بیچارہ کراہ رہا ہے

کر زندگی اس طرح بسر
کہ رہے تجھ سے خوش ہر بشر

بیٹیاں کہاں ہر اک گھر میں ہوتی ہے
خوش قسمت ہے وہ گھر جس میں ہوتی ہے

لوگ کہتے ہیں بیٹیوں کا کوئی گھر نہیں ہوتا
میں کہتا ہوں ان کے بغیر تو کوئی گھر نہیں ہوتا

بیٹیاں تو دلوں میں گھر کر لیتی ہے
جہاں رہتی ہے خوشیوں سے بھر دیتی ہے

نفرت بری بلاہے نہ پالو اسے
جتنا جلد ہو سکے دل سے نکالو اسے

کوئی روٹھ جائے تو مناؤ اسے
خود ہی مان جاؤ یا پھر مناؤ اسے

معاف کر دینا ہے نبی کریم کا اسوہ
دنیا میں چین سے جینے کا ہے یہ اکسیر نسخہ

ہم ہیں حضرت کی امت
دل سے اپنائے آپ کی ہر سنت

تکبر انسان کو ہرگز زیب دیتا نہیں
مالک بھی بندے کو اس کی اجازت دیتا نہیں

تکبر صفت رب ذو الجلال ہے
اسی لئے متکبر پہ آتا رب کو جلال ہے

آدمی کرے جو بھی نیک کام
نہ ہو یہ نیت کہ ہو اس کا نام

ہے دعا بسر ہو ہنسی خوشی سب کے صبح وشام
اور سب کو ملے حشر میں آقا کے ہاتھوں کوثر کا جام

مئولف کی دیگر تالیفات

(۱)منتخب تقاریر۔جلداول

(۲)مجالس خطیب الامت۔اول ودوم

(۳)لطائف سورۂ یوسف۔اول ودوم

(۴)ملفوظات خطیب الامت۔جلداول

(۵)ارشادات خطیب الامت۔جلداول

(۶)بچوں کے لئے احکام ومسائل

(۷)مختصر تذکرہ وتعارف،حضرت مولانا یعقوب اشرف صاحب راندیریؒ

(۸)گلدستہ سعید یعنی حضرت مفتی سعید احمد صاحب پالن پوریؒ کا کچھ ذکرخیر

(۹)حمد ونعت کا گلدستہ

(۱۰)میرے محسنین یعنی میرے ان اساتذۂ کرام کا ذکر خیر

جواب اس دنیا میں نہیں ہے

(۱۱)مدرسہ اسلامیہ لاجپور کے دس اساتذہ کا ذکر خیر

(۱۲)میرے والد مرحوم کا کچھ ذکر خیر(غیر مطبوعہ)

(۱۳)شخصیات(منظوم)(غیر مطبوعہ)